سوال

(337) تحریری طلاق کے بعد رجوع کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میرا اہل سسرال سے کچھ تنازعہ ہوا، وہ ناراض ہوکر میری بیوی کو اپنے گھر لے گئے ہیں میں نے جذبات میں آکر اپنی بیوی کو طلاق لکھ دی، لیکن اپنی بیوی کو نہ بھیجی بلکہ سال بھر وہ گھر میں پڑی رہی، پھر صلح کے نتیجہ میں میرے گھر والے میری بیوی کو میرے گھر لے آئے اوردوبارہ نکاح پڑھا دیاگیا، اس وقت بیوی کا کوئی سرپرست موجودنہ تھا کیاایسا نکاح درست ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ہماری سمجھ میں بات نہیں آئی کہ تنازعہ اہل سسرال سے ہوتا ہے لیکن تختہ مشق بیوی کو بنایا جاتا ہے آخر اس صنف نازک کا کیا قصور ہے؟ دراصل ہم لوگ جذباتی اور بحرانی کیفیت کا شکار ہیں اس کیفیت میں ہمیں اپنے آپ کا ہوش نہیں رہتا کہ کیا کررہے ہیں یا کیا کرنا چاہیے۔ دیکھیے!سائل نے بیوی کے نام طلاق لکھ کرسال بھراپنے پاس رکھی، اس کا بیوی یا اس کے والدین کو علم نہ ہونے دیا۔ اگروالدین کو علم ہوجاتا توانہیں اپنی بیٹی کا گھر بسانے کے لئے اپنی غلطی کا احساس ہوتا اور اس کے تدارک کے لئے یقیناً کوشش کرتے ممکن تھا کہ ''عقدثانی'' سے پہلے پہلے اپنی بیٹی کوخودواپس لے آتے لیکن سائل نے طلاق لکھ کراپنے پاس رکھ لی، سال بھرپڑی رہی، عدت گزرنے کے بعد نکاح ثانی کرنے کی ضرورت پڑی، وہ بھی ولی اور سرپرست کے بغیر، نکاح کا اہم رکن ولی کی اجازت ہے جواس نکاح ثانی میں موجودنہیں۔ اگرچہ انہوں نے صلح کی تحریک چلائی اوراپنی بچی کوواپس بھیج دیا، اس کا مطلب یہ ہے کہ انہیں اپنی بچی کا گھرآباد کرنا مقصود ہے۔ وہ اس پرسرتاپاخوش ہیں، لیکن انہیں اندرونی معاملات کا قطعاًعلم نہیں ہے کہ سطح سمندر کی خاموشی کے نیچے کس قدر ہلچل برپا تھی۔ نکاح جدید کے لئے چارچیزوں کا ہوناضروری ہے:

1۔ بیوی کی رضامندی۔ 2۔ حق مہر کا تعین۔

3۔ سرپرست کی اجازت۔ 4۔ گواہوں کی موجودگی۔

بہتر تھا ان چار شرائط کوپورا کرتے ہوئے نکاح کیا جاتا ہے۔ ہمارے نزدیک اب اس کا حل یہ کہ اہل سسرال کے علم میں تمام معاملات لانے کے بعد انہیں اعتماد میں لیا جائے، کیونکہ مسئلہ حلال وحرام سے تعلق رکھتا ہے ایسے معاملات میں ہمیں نہایت سنجیدگی اختیار کرنی چاہیے۔ نکاح سوچ و بچار کا متقاضی ہے اور مسئلہ طلاق بڑی نزاکت کا حامل ہے ان دونوں کوجذباتی انداز میں سرانجام نہیں دینا چاہیے، اللہ تعالیٰ نے عقد نکاح کواپنی نشانی قراردیا ہے، لہٰذا اسے اضحوکہ روزگار بنانے سے گریز کرنا چاہیے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:2 صفحہ:353